منظوری سے قوم میں زندگی کی برقی رو دوڑ گئی۔ مسلمان جدا حکومت اور وطن کے دعویدار بن گئے۔ 1944ء میں پنجاب میں مسلم لیگ اور یونینسٹ وزارت میں جھگڑا اور بمبئی میں گاندھی اور قائداعظم میں ناکام ملاقات ہوئی اگلے برس شملہ کانفرنس میں کانگریس اور مسلم لیگ کو اکٹھا بلایا گیا مگر نتیجہ نہ نکلا آخر کار نئے انتخابات اور ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دینے کے ارادے کا اعلان ہوا۔ 46-1945ء کے انتخابات میں ہندوؤں میں کانگریس اور مسلمانوں میں مسلم لیگ کو مکمل کامیابی ملی۔ 1946ء میں وزارتی مشن کی کانگریس نواز سکیم کو مسلم لیگ نے ٹھکرایا بعد میں مسلم لیگ مرکزی حکومت میں شامل تو ہوئی لیکن کانگریس سے اختلافات برقرار رہے۔ ملک بھر میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیل گئی اور فسادات ہونے لگے۔ انگریز حکمرانوں نے فروری 1947ء میں فیصلہ کیا کہ وہ جون 1948ء تک ہندوستان کو خالی کر دیں گے۔ جنوری 1947ء میں پنجاب میں مسلمانوں کی کامیاب تحریک سے برطانوی حکومت کو یقین ہو گیا کہ اب مسلمانوں کو آزادی دینا ہو گی۔ پاکستان کے مخالفین نے منظم سازش کے تحت آٹھ دس لاکھ مسلمان شہید کر دیے۔ 3 جون کو برصغیر کی آزادی کا منصوبہ شائع ہوا جس کے مطابق 15 اگست 1947ء کو دو خود مختار حکومتیں پاکستان اور ہندوستان قائم ہو گئیں۔ قیام پاکستان کے غیر معمولی نتائج کا دنیا ابھی ادراک نہیں کر سکتی پاکستانی مسلمانوں پہ روز بروز واضح ہو رہا ہے کہ اپنا اسلامی اور انسانی فرض ادا کرنے کے لیے انھیں اقلیتوں، غریبوں، کارکنوں اور عورتوں کے حقوق کو تحفظ دینے والی حکومت قائم کرنی ہو گی جس کی بنیاد اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر ہو گی۔ مسلمانوں کا نصب العین وہ اسلام ہے جو سچائی، دلیری، امن، صبر، محبت، محنت و مساوات کا درس دیتا ہے۔ وہ اسلام جس کا نمونہ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد کے مسلمانوں کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیجیے:

الف: سید احمد بریلوی کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: سید احمد بریلوی مسلمانوں کی مذہبی و معاشرتی خرابیاں دُور کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے جہاد کی مہم بھی شروع کی جس کا مقصد مذہبی آزادی حاصل کرنا تھا۔

ب: سید احمد بریلوی نے کن حالات میں جامِ شہادت نوش کیا؟

جواب: سیّد احمد بریلوی کو پشاور کے قریب میدانِ جنگ میں فتح ملی جس کے بعد انھوں نے اسلامی نظامِ حکومت قائم کیا اور قبائل کی معاشرتی اصلاح کے احکامات نافذ کیے لیکن بعض سرداروں کی غداری کے نتیجے میں وہ سکھوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

ج: سر سیّد احمد خان نے اپنی قوم کی کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: سر سیّد نے رسالہ "اسباب بغاوت ہند" اور اپنی دیگر تحریروں کے ذریعے انگریز حکمرانوں میں مسلمانوں

کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے ذریعے مسلمانوں کی سماجی اور سیاسی تربیت کی۔ علی گڑھ کالج قائم کیا اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ کونسل کے ممبر کے طور پر مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ کیا۔

د: اس سبق میں سر سید احمد خاں کے جن رفقا کا ذکر آیا ہے، اُن کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: محسن الملک نے علی گڑھ کالج کو ترقی دی۔ وقار الملک ایک سیاسی جماعت (آل انڈیا مسلم لیگ) کی تشکیل میں معاون ہوئے۔ حالی کی شاعری اور شبلی نعمانی کی نثر نگاری نے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگایا۔ امیر علی کی انگریزی تصانیف نے مغربی حلقوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروایا۔

ہ: علامہ اقبال کی تعلیمات کا نچوڑ کیا ہے؟

جواب: علامہ اقبال کی تعلیمات کا نچوڑ ان کا فلسفہ خودی ہے۔ اقبال کا خیال ہے کہ انسان اطاعت الٰہی، ضبطِ نفس اور نیابت الٰہی کی تین منزلیں طے کرتا ہوا خودی کی انتہائی بلندی پر پہنچ سکتا ہے۔

و: قائداعظم نے کن حالات میں قوم کی ڈانواں ڈول کشتی کا چپو اراپنے ہاتھ میں لیا؟

جواب: 1937ء کے انتخابات کے بعد آٹھ صوبوں میں حکومت ملنے پر کانگریس مسلمانوں کا قومی وجود ختم کرنے کے درپے ہوگئی تھی۔ مسلمانوں کے لیے خطرناک حالات میں قائداعظم نے قوم کی قیادت سنبھالی اور انگریز حکمرانوں اور کانگریسی لیڈروں کی سازشیں ناکام بنادیں۔

ز: قیامِ پاکستان کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: قیامِ پاکستان کا اہم مقصد اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر حکومت قائم کرنا تھا، جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ غریبوں، کارکنوں اور خواتین کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ دولت مناسب طور پر عوام میں تقسیم اور بیت المال میں جمع ہو۔

ح: پاکستان کے مسلمانوں کا نصب العین کیا ہے؟

جواب: پاکستان کے مسلمانوں کا نصب العین اسلام ہے۔ مطلق العنان بادشاہوں اور امرا کے طرزِ زندگی کے بجائے پیغمبر اسلام ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد کے مسلمانوں کی زندگیاں ہی اس اسلام کا نمونہ ہیں۔

2۔ مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے:

الف: "مسلمانوں کی مساعی خود مسلمانوں ہی کے ہاتھوں برباد ہوگئیں۔"

وضاحت: سید احمد بریلوی نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی کے لیے جہاد شروع کیا اور صوبہ سرحد کے کچھ علاقوں میں فتوحات حاصل کرنے کے بعد اسلامی حکومت بھی قائم کردی لیکن بعض سرداروں نے غداری کی اور سید احمد سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ اس طرح مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح اور مذہبی آزادی کی مساعی مسلمانوں ہی کے ہاتھوں برباد ہوگئیں۔

ب: ''ملک ہاتھوں سے گیا، ملت کی آنکھیں کھل گئیں۔''

وضاحت: علامہ اقبال کے اس مصرع کا حوالہ دیتے ہوئے مصنف کہنا چاہتا ہے کہ برصغیر کی حکومت سے محروم ہونے کے بعد مسلمانوں نے اپنی شکست اور انگریزی کی فتوحات کے اسباب پر غور کیا۔ سرسید احمد خان نے تعلیمی اور سماجی اصلاح کے لیے کوششیں کیں جن کے نتیجے میں مسلمان بیدار ہو گئے یعنی مسلمانوں کو اقتدار گنوانے کے بعد ہی ہوش آیا۔

ج: ''پنجاب کے مسلمان سرسید کی منادی پر اس طرح دوڑے جس طرح پیاسا پانی پر دوڑتا ہے۔''

وضاحت: ۱۸۸۴ء میں سرسید احمد خان نے پنجاب کا دورہ کیا تو مسلمانانِ پنجاب نے ان کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ''انجمن حمایت اسلام'' قائم کی جس کی تعلیمی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ پنجاب والوں کا ردِ عمل بالکل ایسا تھا، جیسے انھیں عرصہ دراز سے سرسید جیسے مصلح اور ناصح کا انتظار تھا۔

د: ''1898 میں جب سرسیّد نے انتقال کیا تو اُن کی قوم اپنے خواب گراں سے جاگ چکی تھی۔''

وضاحت: سرسیّد نے علی گڑھ کالج قائم کیا۔ 1886ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ رسالہ تہذیب الاخلاق کے ذریعے تہذیب و تمدن اور ادب کی اصلاح کی۔ ان کی مخلصانہ کوششیں کامیاب ہوئیں اور ان کی زندگی ہی میں ہندوستان کے مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہو گئے۔

ہ: ''یہ پہلا موقع تھا جب مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہندو مسلمانوں کا بطور ایک قوم کے ساتھ چلنا محال ہے اور دونوں قومیں کسی کام میں دل سے شریک نہ ہو سکیں گی۔''

وضاحت: 1868ء میں بنارس کے ہندوؤں نے اُردو کے خلاف اور بھاشا زبان (ہندی) کو رائج کرنے کے حق میں تحریک چلائی جس کے نتیجے میں سرسید دلبرداشتہ ہو گئے۔ اس تحریک سے قبل وہ مذہب کی تفریق کے بغیر پوری ہندوستانی قوم کی فلاح و بہبود کے خواہاں تھے لیکن اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کو الگ قوم سمجھتے ہوئے اپنی اصلاحی کاوشیں اسی قوم تک محدود رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔

و: ''امیر علی نے اپنی انگریزی تصانیف سے مغربی حلقوں میں اسلام کی وقعت پیدا کی۔''

وضاحت: جسٹس امیر علی اپنی اعلیٰ سماجی حیثیت اور انگریزی میں غیر معمولی قابلیت کے باعث ہندوستان کے انگریز حکمران طبقہ میں حلقہ اثر رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنی تصانیف میں اسلام کا حقیقی تعارف پیش کیا، جس سے مغربی حلقوں میں اسلام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔

ز: ''جب تک قوم سیاسی حیثیت سے مضبوط و متحد نہ ہوگی، اس کی ساری روایات اکارت جائیں گی۔''

وضاحت: سرسیّد اور ان کے رفقا کی مؤثر کوششوں کے نتیجے میں ہندوستان کے مسلمان تعلیمی، سماجی اور ادبی شعبوں میں ترقی کرنے لگے تھے لیکن سیاسی طور پر وہ منتشر تھے اور کوئی پلیٹ فارم میسر نہ تھا۔ ان حالات میں یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ مسلمان سیاسی حیثیت سے مضبوط اور متحد نہ ہوئے تو دیگر شعبوں میں ان کی ترقی غیر مفید ثابت ہوگی۔

3: درست بیان کے سامنے ''درست'' اور غلط کے سامنے غلط لکھیے:

الف: مذموم معاشرتی رسموں میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں بہت فرق تھا۔ (غلط)

ب: سید احمد بریلویؒ 6 مئی 1831ء کو بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ (درست)

ج: فرائضی تحریک کا مقصد مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت کی اصلاح اور ان کی امداد تھا۔ (درست)

د: 1837ء میں فارسی زبان عدالتی زبان قرار پائی۔ (غلط)

ہ: سرسید نے مسلمانوں کو انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ (غلط)

و: حالی کی مسدس نے ہندوستانی مسلمانوں کی زندگی میں انقلاب کی لہر دوڑا دی۔ (درست)

4: واقعات کے سامنے درست سن لکھیے:

الف: سید احمد بریلویؒ نے سکھوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ (1826ء)

ب: جنگ بلقان وطرابلس۔ (1912ء)

ج: علی گڑھ کالج یونیورسٹی کے درجے تک پہنچا۔ (1920ء)

د: جامعہ عثمانیہ کا شاندار ادارہ قائم ہوا۔ (1920ء)

ہ: قائداعظمؒ کے چودہ نکات۔ (1929ء)

و: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ۔ (1935ء)

ز: پنجاب میں مسلم لیگ کی آزادی کی تحریک۔ (1947ء)

5۔ اس سبق میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے۔ اُن کی فہرست مرتب کیجیے اور اُن کے بارے میں سبق میں دی ہوئی معلومات کے علاوہ کتب خانے سے مزید معلومات حاصل کر کے انھیں اپنے رجسٹر میں لکھیے۔

جواب: اورنگ زیب عالمگیر، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، سید احمد بریلوی، سرسید احمد خاں، نواب محسن الملک، نواب وقار الملک، الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی، سید امیر علی، ڈپٹی نذیر احمد، ذکاء اللہ، محمد علی جوہر، شوکت علی، علامہ اقبال، قائداعظم، گاندھی۔

6۔ ''پاکستان ناگزیر تھا'' کے موضوع پر ایک مضمون لکھیے۔

جواب: طلبہ سبق ''تشکیلِ پاکستان'' سے معلومات اخذ کر کے خود مضمون لکھنے کی کوشش کریں۔

7۔ مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

- عزت خاک میں ملنا: اولاد کی غلط حرکتوں سے معززینِ علاقہ کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔
- ذلت کے درپے ہونا: غیر مسلم قومیں ہمیشہ اُمتِ مسلمہ کی ذلت کے درپے ہوئیں اور اسے ذلیل کر کے چھوڑا۔ (اصل محاورہ ہے عزت کے درپے ہونا)
- زخموں پر نمک چھڑکنا: امتحان میں ناکامی پر میری ڈھارس بندھانے کے بجائے آمنہ نے مجھے طعنے دے کر

میرے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔

○ **نئی زندگی پھونکنا:** 1936ء میں پنجاب کے علاقے میں علامہ اقبال کی کوششوں نے مسلم لیگ میں نئی زندگی پھونک دی (محاورے کے اصل الفاظ ہیں نئی رُوح پھونکنا)

○ **خوابِ گراں سے جاگنا:** اپنے قومی رہنماؤں کی پکار پر مسلمانانِ ہند خوابِ گراں سے جاگے۔

○ **علم کا چراغ روشن کرنا:** تاریخِ عالم گواہ ہے کہ مسلمان جہاں کہیں بھی گئے؛ علم کے چراغ روشن کیے۔

○ **ٹھوکریں کھانا:** بے روزگاری کا یہ عالم ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان بھی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

○ **اظہر من الشمس ہونا:** اسلام کے خلاف عالمِ کفر کی دُشمنی اب اظہر من الشمس ہوگئی ہے۔

○ **ارادے دھرے کے دھرے رہ جانا:** ماں باپ بیٹے کو ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔ بیٹے نے غلط صحبت میں پڑ کر پڑھائی چھوڑ دی اور ماں باپ کے ارادے دھرے کے دھرے رہ گئے۔

○ **ہاتھ بڑھانا:** ہمیں سوچ سمجھ کر بھارت کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہیے۔

○ **سَر پھر جانا:** گالیاں سُن کر دلاور کا بھی سَر پھر گیا۔ اُس نے بھی سکندر کو خوب گالیاں دیں۔

○ **طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لینا:** مطلب نکلتے ہی بے مروت اور بے وفا لوگ طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔

○ **ڈنکا بجنا:** مسلسل کامیابیوں کی وجہ سے سکواش کے میدان میں ایک عرصے تک جہانگیر خان اور پھر جان شیر خان کا ڈنکا بجتا رہا ہے۔

امدادی افعال: اردو زبان کی مقبولیت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اُردو زبان میں امدادی افعال نے بڑی وسعت اور نزاکت پیدا کردی ہے۔

تحریر و تقریر میں اکثر اوقات اصل فعل کے ساتھ کوئی دوسرا فعل یا اس کا جز استعمال کیا جاتا ہے؛ جس سے اصل فعل کے معنوں میں تھوڑا بہت تغیر پیدا ہو جاتا ہے یا تو اصل فعل کے معنوں میں زیادہ قوت پیدا ہو جاتی ہے یا کلام میں کوئی حسن و خوبی آ جاتی ہے۔ وہ افعال یا ان کے اجزا جو اصل فعل کی مدد یا معاونت کے طور پر آتے ہیں۔ امدادی افعال یا افعالِ معاون کہلاتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ تمام بنیادی افعال امدادی افعال کے طور پر استعمال نہیں ہوتے جبکہ تمام امدادی افعال، بنیادی افعال بھی ہوتے ہیں۔ اردو میں بالعموم استعمال ہونے والے امدادی افعال جن مصادر سے بنتے ہیں وہ یہ ہیں: دینا، لینا، آنا، جانا، ڈالنا، پڑنا، رہنا، ہونا، بیٹھنا، اُٹھنا، چکنا، سکنا، پانا، کرنا، نکلنا، لگنا، چاہنا اور رکھنا وغیرہ۔

عام طور پر امدادی فعل اصل فعل کے بعد ہی آتا ہے جیسے امدادی افعال دینا اور لینا کی مناسبت سے یہ جملے۔

میں نے اسے سمجھا دیا ہے۔
یہ رقم رکھ لیجیے۔

لیکن کبھی کبھی امدادی فعل اصل فعل سے پہلے بھی گر جاتا ہے' جیسے یہ جملے

آسمان نے ہم کو ثریا سے زمین پر دے مارا۔

اور تو اور وہ مجھ کو بھی لے ڈوبا۔

☆اب آپ گزشتہ سبق میں سے ایسے تمام افعال تلاش کر کے' جو امدادی افعال کے طور پر آئے ہوں ایک فہرست مرتب کیجیے اور جملے بنائیے۔

○ چکنا:	مسلمانوں کی سیاسی قوت ختم ہو چکی تھی۔
○ ہونا:	عوام کی مذہبی حالت بہت گری ہوئی تھی۔
○ لگنا:	چور پولیس کو دیکھ کر دوڑنے لگا۔
○ دِکھانا:	سر سیّد احمد خاں نے جو کہا وہ کر دِکھایا۔
○ رہنا:	علی گڑھ کالج مسلمانانِ ہند کا واحد قومی مرکز بنا رہا۔
○ لینا:	سر سیّد کی دُور اندیشی نے مسلمانوں کو ہونے والے نقصان کو دیکھ لیا۔
○ ملنا:	چند ملاقاتوں کے بعد سر سیّد اور ان کے رفقا اِسلام کو مغربی علوم سے جا ملایا۔
○ گیا:	بیگانگی بہت حد تک کم ہو گئی۔
○ دینا:	ایمان عملاً انسان کو خوف اور مایوسی سے آزاد کر دیتا ہے۔
○ سکنا:	قومی اور بین الاقوامی حقوق حکومتِ برطانیہ کے ہاتھ میں محفوظ نہیں رہ سکتے۔

☆ سیاق وسباق کے حوالے سے اہم اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1: ''1937ء میں جب کانگرس برسرِ اقتدار آئی اور اس نے مسلمانوں کی قومی ہستی کو ختم کرنا چاہا تو سوال پیدا ہوا کہ مسلمان اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ اس خطرناک وقت میں مسلم لیگ کی قیادت جس زبردست شخصیت کے ہاتھ میں تھی، اس نے کانگرس کے چیلنج کو دلیری سے قبول کیا۔ یہ قائداعظم محمد علی جناحؒ تھے، جو ایک طرف سیاسی بات چیت میں انگریزی حکومت اور کانگرسی لیڈروں کے ساتھ پورے اُترے اور دوسری طرف اپنی لاجواب شخصیت کے بل پر ایک پراگندہ اقلیت کو ایک مستقل قوم بنانے میں نمایاں طور پر کامیاب ہوئے۔'' (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ 15)

سبق کا عنوان : تشکیلِ پاکستان

مصنف کا نام : میاں بشیر احمد

سیاق و سباق: قیامِ پاکستان کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم، مسلسل تاریخی جدوجہد کارفرما ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں کی اصلاح کے لیے سید احمد بریلوی اور سرسید احمد خان جیسے مصلحین کی کاوشوں کے نتیجے میں وہ فضا تیار ہوئی جس میں مسلمان من حیث القوم اپنے سود و زیاں کے متعلق سوچنے کے قابل ہو گئے۔ مولانا الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی، محسن الملک، وقار الملک اور امیر علی جیسے بیدار مغز رہنماؤں نے وقت کے تقاضوں کو سمجھا اور مسلمانوں کو ان کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کیا، پھر علامہ اقبال کے فکر و فن نے مسلمانوں کی سیاسی و سماجی بیداری کے عمل کو تکمیل تک پہنچایا اور قائداعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں ان کی قومی جدوجہد ایک آزاد مملکت کے قیام پر منتج ہوئی۔ ہمیں پاکستان میں حقیقی اسلامی جمہوریت قائم کرنی ہے۔ ایک مسلمان کا نصب العین، وہ اسلام ہونا چاہیے جس کا نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی زندگیوں میں ملتا ہے۔

تشریح: 1885ء میں کانگریس کے قیام کے بعد سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو اس میں شرکت سے منع کر دیا تھا۔ سرسید کی دُور بین نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ مستقبل میں کانگریس ہندو اکثریت کے مفادات کی محافظ بن جائے گی جس کا لازمی نتیجہ مسلم قومیت، اقدار، ثقافت اور روایات کی مخالفت کی شکل میں سامنے آئے گا۔ سرسید کی یہ سوچ 1937ء میں بالکل درست ثابت ہوئی جب متحدہ ہندوستان کے آٹھ صوبوں میں کانگریس کو اقتدار ملا۔ کانگریس کی حکومتوں نے مسلم دُشمنی کے بدترین مظاہرے کیے۔ اُردو کو مسلم قومیت کا نشان سمجھتے ہوئے مٹانے کی سازشیں ہوئیں اور ہندی کو رواج دیا گیا۔ گئو کشی کو ناجائز قرار دینا اور تعلیمی اداروں میں ''بندے ماترم'' جیسے فرقہ وارانہ گیت کو رائج کرنا خالص انتہاپسند ہندو ذہنیت کا اظہار تھا۔ ان حالات میں مسلم لیگ کے قائد، قائداعظم محمد علی جناح نے بے مثال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کانگریس کا چیلنج قبول کیا۔ وہ ایک عظیم سیاستدان اور مدبر ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر وکیل بھی تھے۔ بات چیت اور مذاکرات میں ان کی مہارت مسلمانوں کے بہت کام آئی۔ انھوں نے انگریز حکمرانوں اور کانگریسی لیڈروں کی سیاسی چالوں کا بیک وقت مقابلہ کیا۔ ان کی کرشماتی شخصیت نے ایک منتشر اقلیت کو ایک متحد اور منظم قوم میں تبدیل کر دیا۔ کانگریس کی مسلم دُشمن کارروائیاں اس اعتبار سے مسلمانوں کے لیے مفید رہیں کہ کانگریس کا اصل چہرہ بروقت بے نقاب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے اُمیدیں لگانے کے بجائے مسلم لیگ کو اپنا واحد پلیٹ فارم قرار دیتے ہوئے ایک آزاد وطن کے لیے فیصلہ کن جدوجہد کا حتمی فیصلہ کر لیا۔

اقتباس 2: ''ادھر یہ اَمر پاکستان کی ملتِ اسلامیہ پر روز بروز واضح ہو رہا ہے کہ اگر اسے اپنی اور دُنیا کی طرف اپنا اسلامی اور انسانی فرض ادا کرنا ہے تو پاکستان کی حکومت لازمی طور پر اسلامی جمہوریت کے ترقی پرور اصولوں پر قائم ہوگی، جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں سے مساوی سلوک کیا جائے گا، جس میں بڑے بڑے سرمایہ داروں کے لیے جگہ نہ ہوگی بلکہ جس میں غریبوں اور کارکنوں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا، جس میں عورت کے

حقوق اور اس کی شخصیت محفوظ ہوگی۔" (سرمایۂ اُردو، صفحہ 17)

سبق کا عنوان : تشکیلِ پاکستان

مصنف کا نام : میاں بشیر احمد

سیاق وسباق: قیامِ پاکستان مسلمانانِ برصغیر کی ایک عظیم تاریخی جدوجہد کا منطقی نتیجہ ہے۔ سیّد احمد بریلوی سے سرسیّد احمد خان تک مسلم مصلحین نے مسلسل کوششوں سے وہ فضا تیار کی جس میں مسلمان من حیث القوم اپنے سود وزیاں کے متعلق سوچنے کے قابل ہوگئے۔ علامہ اقبال کی شاعری اور فلسفہ نے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگایا اور زندگی گزارنے کا باوقار انداز سمجھایا۔ فلسفہ خودی نے مسلمانوں کو آزادی کا سبق دیا۔ قائداعظم نے اقبال کے افکار پر عمل کرتے ہوئے بیک وقت انگریزوں اور ہندوؤں کی سازشوں کا مقابلہ کیا اور اپنی مومنانہ فراست کو استعمال میں لاتے ہوئے ایک آزاد اسلامی مملکت حاصل کر لی۔ اس نظریاتی مملکت کی کچھ اہم ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنا ہم سب پر لازم ہے۔ بطور مسلمان ہمارا نصب العین حقیقی اور خالص اسلام ہونا چاہیے۔

تشریح: قیامِ پاکستان کا بنیادی مقصد دُنیا پر یہ حقیقت واضح کرنا تھا کہ اسلام کے ابدی اصول بیسویں صدی میں بھی اتنے ہی مفید اور قابلِ عمل ہیں جتنے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین کے دَور میں تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی بے مثال جدوجہد کے نتیجے میں ایک تجربہ گاہ حاصل کی تھی جسے اسلامی فلاحی ریاست کا نمونہ بنانا مقصود تھا۔ تحریکِ پاکستان کا مقبول نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ" شاہد ہے کہ مسلمان رب کی دھرتی پر اس کے نظام کے نفاذ کا خواب دیکھ رہے تھے لیکن آزادی کے بعد ان کا یہ خواب پورا نہ ہو سکا اور مملکتِ خداداد میں اسلامی جمہوری نظام قائم نہ ہونے دیا گیا جس کا نتیجہ سماجی ناانصافی، سیاسی ابتری اور معاشی عدم مساوات کی صورت میں برآمد ہوا۔ وطن عزیز کے حالات دیکھتے ہوئے اسلامیانِ پاکستان پر یہ واضح ہو رہا ہے کہ ملک کی حکومت کو اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر قائم ہونا چاہیے۔ یہی تشکیلِ پاکستان کا مقصد تھا۔ اس مقصد کو پورا کرنا ہمارا اسلامی اور انسانی فریضہ ہے۔ ہمیں ایسا نظامِ حکومت اختیار کرنا ہے جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق محفوظ ہوں۔ سرمایہ چند افراد تک محدود ہو کر نہ رہ جائے۔ غریبوں اور کارکنوں کو عزت کی روٹی ملے۔ عورتوں کو ان کے حقوق ملیں اور ان کا بطور انسان احترام کیا جائے۔ اسلام کے ان حیات پرور اصولوں پر عمل کر کے ہم دُنیا کو دِکھا سکتے ہیں کہ ایک حقیقی اسلامی جمہوریہ میں نظامِ حکومت کس انداز کا ہوتا ہے۔

مزید معروضی سوالات

س: سرسیّد نے اپنی کوششوں سے کیا ثابت کیا؟

ج: سرسیّد نے اپنی مذہبی تصانیف اور رسالہ تہذیب الاخلاق کے اجرا سے ثابت کر دِکھایا کہ اسلام عقل کے اصولوں پر مبنی ہے۔

س: آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد کب ڈالی گئی؟